© rasailojaraid.com

شئونِ علمیہ

نوبل پرائز حاصل کرنیوالے ادباء

سب سے پہلا نوبل پرائز (ادبی انعام) ۱۹۰۱ء میں فرانس کے مشہور شاعر سولی برڈوم کو دیا گیا تھا، اس کے بعد سے اب تک دنیا کا یہ سب سے بڑا ادبی انعام تقریباً چالیس ادیبوں کو مل چکا ہے۔ آخری انعام امریکہ کی ایک ناولسٹ خاتون مس پیرل بک نے حاصل کیا ہے۔ یہ انعام اُن مشہور ادیبوں کو دیا جاتا ہے جو اپنے عہد کے سب سے بہتر ادیب ثابت ہوں۔ اور جو اپنی ادبی و علمی کاوشوں سے دنیا میں عالمگیر اخوت و برادری کی روح پیدا کرنے میں اس مجلس انتخاب کے نزدیک سب سے زیادہ کامیاب ثابت ہوئے ہوں۔ اس انعام کی مقدار اب آٹھ ہزار پونڈ کے لگ بھگ ہے۔ اب تک جو ادیب یہ انعام حاصل کر چکے ہیں اُن کی مفصل فہرست کے لیے تو کئی صفحات درکار ہیں۔ جو مشہور ادبا ہیں اُن کے نام درج ذیل ہیں:۔

فرانس = اناطول فرانس، مشہور فلاسفر۔ رومن رولانڈ۔ ہنری برگسان۔ انگلستان = شاعر روڈیارڈ کپلنگ۔ جارج برنارڈ شا (لیکن برنارڈ شا نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا) ناولسٹ جون گالزوردی۔ شاعر ولیم ییٹس۔ جرمنی = مورخ، تھیوڈور موش۔ فلاسفر، روڈولف اوکن۔ ناولسٹ، پول ہیس ہیربرٹ ہوپٹمن، طومس مین۔

شمالی یورپ کی ریاستوں میں بھی کئی ادیبوں نے یہ انعام حاصل کیا ہے۔ جن میں سے ناولسٹ خاتون سلمی لیگرلاف۔ اور شاعر ہینڈ لسنٹم۔ اور ناولسٹ، ہنری پونٹیڈون۔ اور کارل لگرلوپ۔ اور ناولسٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کاؤنٹ ہوسن۔ اور ناولسٹ خاتون، بیگریڈ انڈسٹ اور شاعر اریک کارفلڈٹیٹ۔ خاص طور پر لائق ذکر ہیں۔
اٹلی = مورخ و شاعر گوزی کار دوتش۔ ناولسٹ خاتون گریٹیا ڈیلیڈا۔ لوئجی پیرنڈیلو۔ پولینڈ = مورخ و
ناول نگار، ہنری شینکوٹیز۔ شاعر، ریمن لاڈیسلڈ۔ بلجیم = شاعر میٹرلنیک۔ اسپین = جوزی اشیگاری
جوشینوٹو۔ امریکہ = سنکلر لوئس۔ پیرل بک۔ روس = ایفن بونن

یہ عجیب بات ہے کہ مشرق میں یہ انعام سوائے ہندوستان کے مشہور شاعر ڈاکٹر ٹیگور کے کسی اور کو نہیں ملا۔

ریڈیو اور سینما کا ماتم

فرانس کے ایک فاضل ادیب جارج ڈوہمیل نے حال میں ہی ایک کتاب شائع کی ہے جس میں اُس نے ثابت کیا ہے کہ آج کل لوگوں کو ریڈیو اور سینما سے لطف اندوز ہونے میں جو غیر معمولی انہماک ہے اُس سے قوی اندیشہ ہے کہ مستقبل قریب میں کتب بینی کا ذوق بالکل معدوم یا بہت کم ہو جائیگا اس کی وجہ دو ہیں، ایک یہ کہ سکون و اطمینان کے ساتھ کتاب دیکھنے کا جو وقت ہے، عموماً ریڈیو کا پروگرام اور سینما کا شو دونوں اُسی وقت شروع ہوتے ہیں۔ اور لوگ اُن سے زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگوں کا عام خیال یہ ہے کہ کتابوں میں مردہ اور پُرانی معلومات ہوتی ہیں۔ اور اس کے برعکس ریڈیو اور سینما کے ذریعہ نئی نئی اور تازہ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ اس بنا پر کیا ضروری ہے کہ خواہ مخواہ ریڈیو اور سینما کو چھوڑ کر کتابوں کے مطالعہ میں وقت صرف کیا جائے۔ جارج ڈہمیلن لکھتے ہیں" اس طرح کا خیال قائم کر لینا دماغی ریاضت اور علمی ترقی کے لیے بے انتہا ضرر رساں ہے، وہ کہتے ہیں، کلچر دو طرح کا ہوتا ہے، ایک ترقی یافتہ کلچر جس کی بنیاد مطالعہ کتب اور اُن میں غور و خوض کرنے پر ہوتی ہے، اور دوسرا معمولی کلچر جو محض اخبار بینی یا ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ معلومات کے حاصل کر لینے پر مبنی ہوتا ہے۔ ریڈیو اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سینما کے ذریعہ انسان جو معلومات فراہم کرتا ہے، وہ چونکہ سب کے لیے یکساں ہوتی ہیں اس لیے اُن میں تنوع اور تفنن نہیں ہوتا، اور کسی ایک شخص کے لیے ناممکن ہے کہ وہ اُن میں سے اپنے مذاق کی چیز منتخب کرکے اُس سے بار بار بہرہ اندوز ہو۔ اور یہ ظاہر ہے کہ کسی شے کا مذاق اُس وقت تک پختہ نہیں ہوتا جب تک کہ ایک انسان اُس کی تکرار نہ کرے۔

فاضل ادیب کا خیال ہے کہ انسانی تمدن کے مستقبل کا روشن ہونا زیادہ سے زیادہ کتب بینی پر منحصر ہے۔ لیکن آج کل گھر گھر ریڈیو کی جو کثرت وبہتات ہے، اُس کی وجہ سے کتاب بینی کا ذوق بہت کم ہوتا جاتا ہے، اور اس بنا پر انسانی تمدن کے مستقبل سے متعلق بہت کچھ اندیشہ لاحق ہوگیا ہے۔

سمندروں کا رقبہ اور اُنکی گہرائی

جدید علماء جغرافیہ نے سمندروں کے رقبہ اور گہرائی کی نسبت جو تحقیق کی ہے اُس کا بیان دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

سمندر کا نام	رقبہ	گہرائی
بحر الکاہل	۶۳۹۸۶۰۰۰ مربع میل	۲½ میل
,, اٹلانٹک	۳۰۰۰۰۰۰۰ ,,	۲ ,,
,, ہند	۲۸۳۵۰۰۰۰ ,,	۲ ,,
بحر روم	۱۱۴۵۰۰۰ ,,	۱۴۴۰۰ گز مالٹا اور کریٹ کے درمیان
بحر شمالی	۱۹۰۰۰۰ ,,	جنوب میں ۱۲۰ گز اور شمال میں ۳۵۰ گز

© rasailojaraid.com